FLOW CHART

MACRO-STRUCTURE

ترتیبی نقشۂ ربط

نظمِ جلی

61- سُورَةُ الصَّف

آیات : 14 ...... مَدَنِيَّةٌ ...... پیراگراف : 6

مرکزی مضمون :

﴿ كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ ﴾

اللہ کے مددگار بن جاؤ !

سچے ایمان کے ساتھ مال اور جان کا جہاد کرو گے

تو دنیا پر غالب آجاؤ گے۔

پہلا پیراگراف
آیت: 1
بے عیب عزیز و حکیم ہستی اسلام کو غالب کرے گی

دوسرا پیراگراف
آیات: 2 تا 4
محبتِ الٰہی کا دارومدار جہاد پر ہے

تیسرا پیراگراف
آیات: 5 تا 6
یہودیوں کی طرح اپنے رسولؐ کی نافرمانی نہ کرو!

چوتھا پیراگراف
آیات: 7 تا 9
غلبۂ اسلام کی بشارت

پانچواں پیراگراف
آیات: 10 تا 13
دنیاوی اور اُخروی فتح کے لیے چار شرطیں

چھٹا پیراگراف
آیت: 14
دعوتِ نصرتِ جہاد

زمانۂ نزول:

سورۃ ﴿الصَّف﴾ جنگِ اُحد (شوال 3 ھ) کی شکست کے بعد، غالباً 3ھ میں نازل ہوئی، جب خام مسلمانوں اور منافقین کو، جہاد میں ثابت قدمی، اِطاعتِ امیر، اتحاد و اتفاق اور منظم صف بدی کے ساتھ، سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند، میدانِ جہاد میں جولانی دکھانے کی تعلیمات اور تربیت کی اشد ضرورت تھی۔

جنگِ احد (شوال 3 ہجری) کے بعد کسی وقت نازل ہوئی۔

سورۃ الصّف کا کتابی ربط

پچھلی سورتوں المُجَادَلَہ ، الحَشر اور المُمتَحِنَہ میں منافقین کی سرگرمیوں کا تفصیلی ذکر تھا، یہاں اس سورۃ الصف میں، انہیں گفتار کا غازی بننے کے بجائے، کردار کا غازی اور اللہ کے سچے اور مخلص مددگار ﴿اَنْصَارُ اللّٰهِ﴾ بننے کی دعوت دی گئی ہے۔ غلبۂ اسلام اور اِظہارِ دین کی بشارت دیتے ہوئے بیرونی دشمنوں کے استیصال کے لیے ﴿ جہاد ﴾ کا نسخہ تجویز کیا گیا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ اس سورت میں دین کے غلبے اور تسلط کے لیے ﴿اِظھار﴾ کا لفظ دو (2) مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ (آیات: 9 اور 14)

2۔ اس سورت میں لفظ ﴿ اَلدِّیْن ﴾ میں الف ﴿لام برائے جنس﴾ ہے۔ عربی زبان میں ﴿ دِیْن ﴾ کا لفظ، حاکمیت، محکومیت، قانون، جزا وسزا وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں ﴿ اَلدِّیْن ﴾ حاکمیت کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، چنانچہ حاکمیت کی جنس کی تمام چیزیں اس کے مفہوم میں شامل ہیں۔ ﴿لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ " تاکہ اللہ تعالیٰ اس دینِ اسلام کو، تمام جنسِ دین پر غالب کر دے، یعنی تمام ﴿غلبہ پسند قوتوں پر﴾ غالب کر دے"۔ (آیت: 9)

سورۃ الصَّف کا نظمِ جلی

سورۃ الصف چھ (6) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1۔ آیت 1 : پہلے پیراگراف میں، بتایا گیا کہ اللہ کی بے عیب عزیز وحکیم ہستی اسلام کو غالب کر کے رہے گی۔

2۔ آیات 2 تا 4 : دوسرے پیراگراف میں، بتایا گیا کہ محبتِ الٰہی کا دارومدار ﴿جہاد﴾ پر ہے۔

خام مسلمانوں اور منافقین پر گرفت کی گئی کہ وہ جہاد سے جی چرا رہے ہیں۔ یہ گفتار کے غازی ہیں، ان کے قول وعمل میں تضاد ہے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ "مَّرْصُوْص﴾ اللہ کی محبت کے حقدار، وہ صرف اُسی صورت میں ہو سکتے ہیں، جب ثابت قدمی، اطاعتِ امیر، اتحاد واتفاق اور منظم صف بندی کے ساتھ، سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر، جہاد کریں گے۔

(a) ﴿ صَفًّا ﴾ کے لفظ سے جہاد میں منصوبہ بندی اور تنظیم کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

(b) ﴿ بُنْيَان" ﴾ کے لفظ سے مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کی شرط ثابت ہوتی ہے۔

(c) ﴿مَرْصُوْص ﴾ کے لفظ سے اتحاد واتفاق کے پختہ ہونے کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔

(d) ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ﴾ کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی راہ میں مخلصانہ جہاد کرنے والے اللہ کی ﴿محبت﴾ کے مستحق ہو کر (اللہ کے ولی) بن جاتے ہیں۔

(e) ﴿فِیْ سَبِیْلِهٖ﴾ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ﴿جہاد﴾ صرف اور صرف اللہ کے لیے ہو، دنیا کے لیے نہ ہو، برادری کے لیے نہ ہو۔ کسی وطنی، صوبائی، لسانی، قومی اور نسبی عصبیت پر مبنی نہ ہو۔

3۔ آیات 5 تا 6 : تیسرے پیراگراف میں، مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ یہودیوں کی طرح اپنے رسول ﷺ کی نافرمانی نہ کریں۔

خام مسلمانوں اور منافقین کو تنبیہ کی گئی کہ وہ یہودیوں کی طرح رسول ﷺ کو اذیت نہ پہنچائیں۔ جس طرح انہوں نے حضرت موسیٰؑ کو اذیت پہنچائی تھی اور حضرت عیسیٰؑ کی دعوت کو انہوں نے کھلا جادو یعنی ﴿سِحرٌ مُّبِین﴾ کہہ کر مسترد کر دیا تھا، جب کہ حضرت عیسیٰؑ نے صاف صاف الفاظ میں نام لے کر آخری رسول کی بشارت دی تھی۔

4۔ آیات 7 تا 9 : چوتھے پیراگراف میں غلبۂ اسلام کی بشارت دی گئی۔ کافروں اور مشرکوں کو تنبیہ کی گئی کہ آخری رسول ﷺ کی یہ دعوتِ دین، اُن کے ناگواری کے باوجود غلبہ حاصل کر کے رہے گی۔

مسلمانوں کو بشارت دی گئی کہ وہ تمام غلبہ پسند قوتوں پر حاوی ہو جائیں گے۔

5۔ آیات 10 تا 13: پانچویں پیراگراف میں، خام مسلمانوں اور منافقین سے خطاب کر کے سمجھایا گیا کہ دنیاوی اور اُخروی فتح کے لیے چار (4) شرائط ہیں۔

وہ ان چار (4) باتوں پر عمل کر کے جنت بھی حاصل کر سکتے ہیں اور قریبی دنیاوی فتح سے بھی ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

(a) اللہ پر ایمان۔

(b) آخری رسول محمد ﷺ پر ایمان۔

(c) اپنے مال سے اللہ کی راہ میں ﴿جہاد﴾۔

(d) اپنی جان سے اللہ کی راہ میں ﴿جہاد﴾۔

6۔ آیت 14 : آخری آیت میں، خام مسلمانوں اور منافقین کو دعوتِ نُصرتِ جہاد دی گئی۔

مسلمان بھی حضرت عیسیٰؑ کے مخلص حواریوں کی طرح ﴿اَنْصَارُ اللّٰه﴾ یعنی اللہ کے مددگار بن جائیں تو تائیدِ الٰہی سے کافروں پر غالب آ سکتے ہیں۔

مرکزی مضمون

﴿كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ﴾ اللہ کے مددگار بن جاؤ! سچے ایمان، مضبوط تنظیم، کامل اتحاد اتفاق کے ساتھ، صرف اور صرف اللہ کے لیے، دورنگی اور منافقت کے بغیر، مال اور جان سے مخلصانہ ﴿جہاد﴾ کرو گے تو دنیا پر غالب آجاؤ گے۔

FLOW CHART — MACRO-STRUCTURE

ترتیبی نقشۂ ربط — نظمِ جلی

62- سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ

آیات : 11 ...... مَدَنِیَّۃ" ...... پیراگراف : 3
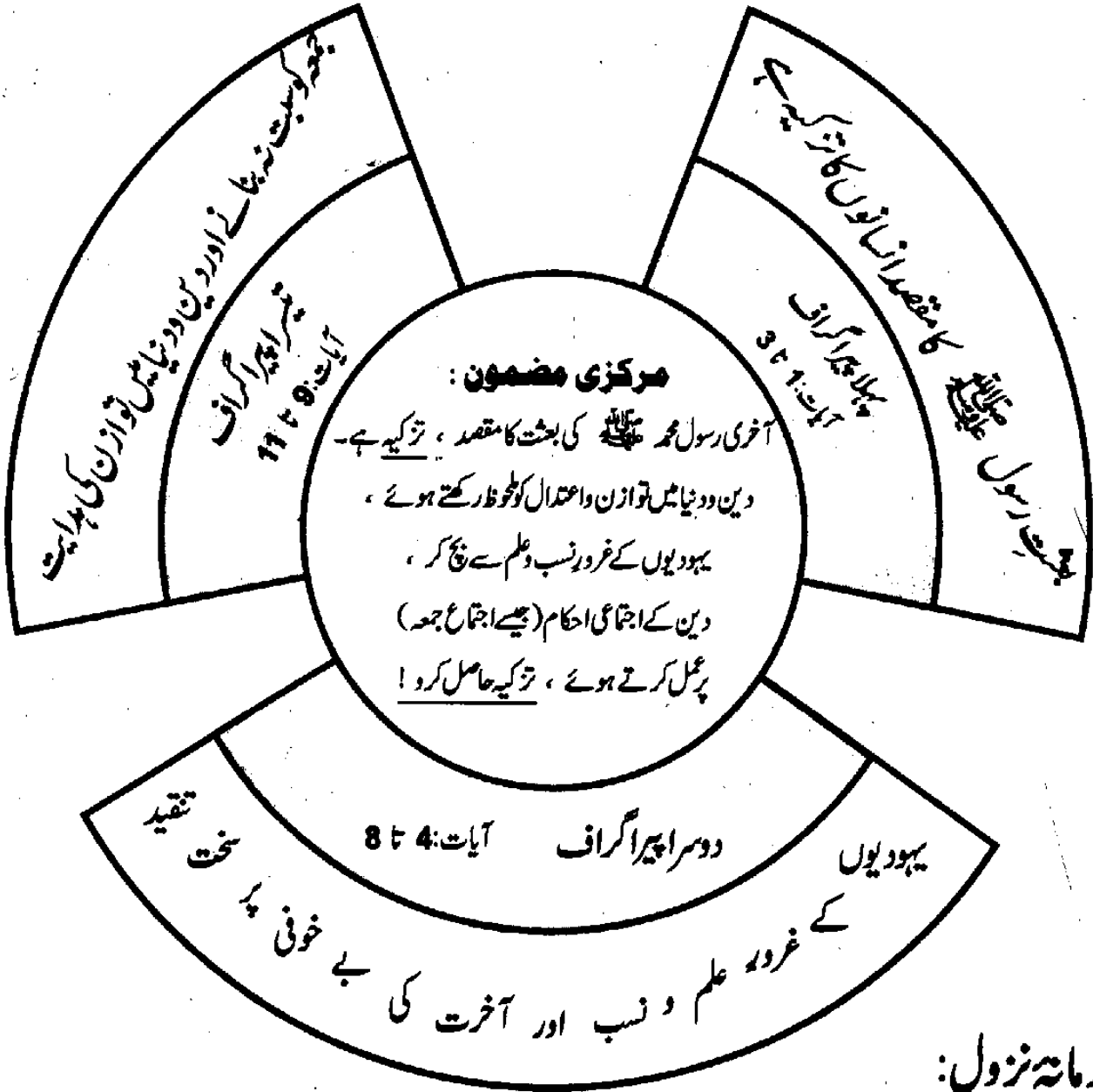
زمانۂ نزول:

سورۃ الجمعہ کا پہلا حصہ : آیات 1 تا 8 غزوۂ خیبر (محرم 7ھ) کے بعد، یعنی حضرت ابوہریرہؓ کے قبولِ اسلام کے بعد نازل ہوئیں، جس میں یہود کے پندارِ نسب و علم پر چوٹ لگائی گئی ہے کہ نبوت و رسالت، بنی اسرائیل کی جاگیر نہیں۔ آخری رسول ﴿ اُمِّیّٖنَ ﴾ یعنی بنی اسمٰعیل میں پیدا کیا گیا ہے۔

جب کہ سورۃ الجمعہ کا دوسرا حصہ (آیات 9 تا 11) غالباً ہجرت کے فوراً بعد، چھ یا سات سال پہلے نازل ہو چکا تھا، جس میں نمازِ جمعہ کی اجتماعیت کا التزام کرنے کی ہدایت اور یہود کی روش سے بچنے کا اشارہ موجود ہے۔

سورۃُ الجمعة کے فضائل

رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نمازوں میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی: کتاب الجمعة ، باب القراء اۃ فی صلاۃ الجمعة ، حدیث 519 ، صحیح)

سورۃُ الجمعة کا کتابی ربط

پچھلی سورۃ الصف میں بتایا گیا تھا کہ جہاد کی کامیابی کے لیے صف بندی، اتحاد واتفاق اور منصوبہ بندی ضروری ہے یہاں سورۃ الجمعہ میں بتایا جارہا ہے کہ ہمیں کتاب وسنت سے چمٹنا اور اجتماعی نظم کو قائم رکھنا ضروری ہے، ورنہ یہ اُمت بھی یہودیوں کی طرح اُن گدھوں کی طرح ہوجائے گی، جن کی پیٹھوں پر کتابیں لدی ہوئی ہیں۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿ اُمِّـیّٖـین ﴾ یعنی ﴿ بنی اسمٰعیل ﴾ میں آخری رسول ﷺ پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے غرور وتکبر پر چوٹ لگائی، جنہیں اپنے علم اور نسب پر بہت ناز تھا۔ (آیت:2)

2- اس سورت میں ﴿ فَضلُ اللّٰہ ﴾ کا لفظ دو (2) مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ آیت:4 میں بمعنیٰ نبوت ورسالت اور آیت:10 میں بمعنیٰ مال ودولت۔

3- رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے چار مقاصد بیان کیے گئے۔ ان میں سے تین (3) کی حیثیت ذرائع کی سی ہے اور ایک کی حیثیت نصب العین کی ہے۔ تلاوتِ آیات، تعلیمِ کتاب اور تعلیمِ حکمت۔ تینوں کا مقصد انسانوں کا تزکیہ ہے۔ تزکیہ میں دو مفہوم پوشیدہ ہیں۔ ﴿ تحسینِ ذات ﴾ اور ﴿ فروغِ ذات ﴾۔ ذہن اور عقل کا تزکیہ یہ ہے کہ عقائد درست ہوجائیں۔ اعمال کا تزکیہ سے مراد ہے سنت اختیار کی جائے اور بدعت سے بچا جائے۔ نیتوں کا تزکیہ یعنی ہر کام اللہ کی خوشنودی کے لیے کیا جائے۔ افراد اور اداروں کا تزکیہ یہ ہے کہ معاشرہ تحسین اور فروغ دونوں میدانوں میں کامیابی حاصل کرسکے۔

4- یہودیوں کے لیے دومرتبہ ﴿ ظٰلِمِیْن ﴾ کا لفظ استعمال کیا گیا۔ یہ ظالم اللہ کی آیات کی تکذیب کرتے ہیں اور بری کمائی میں مشغول ہیں۔ (آیت:5 اور 7)

5- ﴿ ذِکْرُ اللّٰہ ﴾ کا لفظ بھی (آیات:9 اور 10) میں دومرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ نماز اور خطبۂ جمعہ کو بھی ذکر اللہ کہا گیا ہے اور نماز کے بعد کی تجارت میں ذکر اللہ کو ملحوظ رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

سورۃ الجمعہ کا نظمِ جلی

سورۃ الجمعہ تین (3) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1۔آیات 1 تا 3 : بعثتِ رسول ﷺ کا مقصد، انسانوں کا تزکیہ ہے۔

اللہ کی بے عیب ہستی، بادشاہ بھی ہے، قدوس بھی ہے، عزیز بھی ہے اور حکیم بھی۔ آخری رسول محمد ﷺ کو اُس نے اِسی لیے مبعوث کیا ہے کہ تلاوتِ آیات، تعلیمِ کتاب اور تعلیمِ حکمت کے ذریعے، انسانوں کا تزکیہ کیا جا سکے۔ بنی اسمٰعیل یعنی ﴿ اُمِّیّین ﴾ میں آخری رسول محمد ﷺ کی بعثت، اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔

2۔آیات 4 تا 8 : یہودیوں کے غرورِ علم و نسب اور آخرت کی بے خوفی پر سخت تنقید کی گئی۔

بنی اسرائیل (یعنی یہود) محض حسد کی بنیاد پر ﴿ اُمِّیّین ﴾ یعنی بنی اسمٰعیل کے رسول حضرت محمد ﷺ کا انکار کر رہے ہیں۔ ان کی مثال اُن گدھوں کی طرح ہے

جن کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہیں۔ یہ ظالم ہیں۔ ان کا یہ دعویٰ کہ ہم ہی ﴿ اولیاءُ لِلّٰہ ﴾ ہیں، سراسر غلط ہے۔ ان کے دلوں میں خوفِ آخرت نہیں۔ یہ موت اور ملاقاتِ ربّ کا سامنا نہیں کر سکتے۔ روزِ قیامت انہیں ان کے کرتوت دکھائے جائیں گے۔

3۔آیات 9 تا 11 : مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ ہفتہ وار عبادتِ جمعہ کے اَحکام کا خاص خیال رکھیں اور جمعہ کے ساتھ وہ سلوک نہ کریں، جو یہودیوں نے سبت کے ساتھ کیا تھا۔

دین و دنیا میں توازن کی ہدایت کی گئی کہ مسلمان تجارت چھوڑ کر نماز اور ﴿ ذِکرُ اللّٰہ ﴾ کی طرف دوڑیں اور نماز سے فراغت کے بعد ﴿ فَضلُ اللّٰہ ﴾ تلاش کریں اور اس کے بعد دوبارہ ﴿ ذِکرُ اللّٰہ ﴾ میں مشغول ہو جائیں۔

اس طرح دین و دنیا میں توازن پیدا کریں۔ محض تجارت اور لھو و لعب میں دل نہ لگائیں، بلکہ اللہ کو رازق سمجھ کر اُسی کی یاد کی طرف متوجہ رہیں۔

مرکزی مضمون

آخری رسول محمد ﷺ کی بعثت کا مقصد، تزکیہ ہے۔ دین و دنیا میں توازن و اعتدال کو ملحوظ رکھتے ہوئے، یہودیوں کے غرورِ نسب و علم سے بچ کر، دین کے اجتماعی احکام (جیسے اجتماعِ جمعہ) پر عمل کرتے ہوئے، تزکیہ حاصل کرو!